عیسائیت کے عقیدہ تثلیث اور ہندومت کے تری مورتی میں مماثلت کا تنقیدی مطالعہ

A Critical Study of Trinity in Christianity and Hinduism

ڈاکٹر جنید اکبر[i] ثناءاللہ[ii]

Abstract

This research was conducted to unveil the ambiguous connections between Trimurti in Hinduism and Trinity. This study found that both of the concepts are in either way influenced by Egyptian and Greek civilizations. Being "three" the Trimurti attributed in incarnated form to the cosmic essence which explains the abstract nature of God in Triple principle, creation, Sustaining, and termination to perform various functions. Unlike the "Trinity" in Christianity where God is presented as Father, Son, and Holy Spirit. Both of these concepts descend the concept of God rather than Transcendence. The aforesaid "Trimurti" is polytheistic in its nature which emanates Pantheism "the whole Universe is Brahman and Vice versa" while the latter one "Trinity" is Monotheistic.

عیسائیت میں عقیدۂ تثلیث کا تعارف

عقیدۂ تثلیث کا تصور اگرچہ قدیم ادیان میں بھی پایا جاتا تھا۔ مگر عیسائیت میں تثلیث ،یونانی فلسفے اور ہندوؤں کی تثلیث سے متأثر ہو کر آئی[1]۔

i اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، ہری پور یونیورسٹی، ہری پور

ii پی ایچ-ڈی سکالر، شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

عیسائی اپنی روح اور اصل کے اعتبار سے اگرچہ توحید کے قائل ہیں، لیکن ایک خدا کو تین حصوں (باپ، بیٹا اور روح القدس) میں منقسم کر کے اس توحید کو عقیدہ تثلیث (Trinity) سے تعبیر کرتے ہیں[2]۔

باپ سے مراد خالق اور خدا تعالیٰ کی تنہا ذات ہے، یہ بیٹے کی وجود کے لیے اصل ہے جب کہ بیٹے سے مراد صفت کلام ہے جو خدا کی ماہیت میں اپنا ایک الگ وجود رکھتا ہے۔ روح القدس سے مراد باپ اور بیٹے کی صفت حیات ہے، جو ایک الگ جوہری وجود رکھتی ہے، اور باپ اور بیٹے کی طرح قدیم ہے[3]۔

خلاصہ یہ کہ خدا تین شخصیتوں پر مشتمل ہے، جس میں ایک خدا کی ذات جسے باپ کہتے ہیں۔ خدا کا صفت کلام، جسے بیٹا کہتے ہیں۔ اور خدا کی صفت حیات ہے، جسے روح القدس کہا جاتا ہے، ان تین میں سے ہر ایک خدا ہے، لیکن یہ تینوں مل کر تین خدا نہیں ہیں، بلکہ ایک ہی خدا ہے[4]۔ عقیدۂ تثلیث کا تصور کچھ فرق کے ساتھ ہندومت میں بھی پایا جاتا ہے جسے (Hindu Trinity) یا تری مورتی کہا جاتا ہے۔

تری مورتی کی ہندومت میں اہمیت

غیر سامی مذاہب میں ہندومت کو بڑے مذاہب میں شمار کیا جاتا ہے ہندوؤں کے عقائد میں سے سب سے اہم عقیدۂ "تری مورتی" یعنی تثلیث ہے۔ "تری" سنسکرت زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی تین کے ہے اور مورتی سے مراد "ہیئات" یا "بت" ہے یعنی تین بتوں سے ایک مرکب معبود کا نام تری مورتی ہے[5]۔

اس عقیدۂ کے مطابق کائنات کے اہم ترین امور ان تینوں معبود کے سپرد ہیں ان میں سے پہلے کا نام "براہما"، دوسرے کا نام "وشنو" اور تیسرے کا نام "شیوا" ہے۔ تخلیق و پیدائش، حفاظت اور ہلاکت علی الترتیب ان کے سپرد ہیں[6]۔

جب کائنات کے غیر مشخّص روح (جو صفات کے تاثیر سے متأثر نہیں ہوتا اور شکل کا محتاج نہیں ہے) نے تمام مخلوقات کو پیدا کرنا چاہا تو اس کے اس ارادے سے صفت فعل وجود میں آیا جس نے مذکّر کی روپ اختیار کرلی۔ اس صفت فعل کو ہندومت میں براہما کہا جاتا ہے۔

کائنات اپنی پیدائش کے بعد جب اپنے وجود کی حفاظت اور بقاء کا محتاج تھا، تو اس غیر مشخص روح سے صفت حفاظت وجود میں آئی۔ جس کا کام تمام کائنات کی نگرانی اور اس کی حفاظت ہے اس صفت حفاظت کو ہندومت میں وشنو کہا جاتا ہے۔

پھر کائنات جب فنا کی محتاج تھی تو صفت ہلاکت وجود میں آئی اور اس کا کام ہلاک کرنا ہے اس صفت ہلاکت کو ہندومت میں شیوا کہا جاتا ہے[7]۔

بیشتر جگہوں پر ان تینوں بتوں کو ایک بت کی صورت میں (جس کے گردن پر تین سر ہوتے ہیں) بنا کر اس کی عبادت کی جاتی ہے یعنی یہ بت دائیں بائیں اور سامنے تینوں طرف دیکھ سکتا ہے۔ اس سے مقصود علم غیب کی صفت کی طرف اشارہ کرنا ہے۔

تری مورتی کی تعبیر کئی طریقوں سے کی گئی ہے۔ مثلاً تری مورتی زمین، آگ اور پانی (عناصرِ ثلاثہ) کی نمائندگی کرتی ہے۔ عنصرِ اول زمین یعنی براہما کو زندگی کے موجد اول کے طور پر مانا گیا۔ وشنو کو نظامِ کائنات کو چلانے والے کے طور پر عنصر دوم یعنی پانی مانا گیا۔ اور عنصر سوم آگ کو شیوا کے طور پر مانا گیا جس کو نظامِ کائنات کے فنا کرنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔

تری مورتی کے تصور کا آغاز پہلی مرتبہ رگ وید (Reg Veda) سے ہوا۔ جب کہ اس کا ذکر "کورما پادماپرانہ" (Kurma Padma Puran) اور "متری اپنشد" (Matri Apanshad) میں تفصیلاً موجود ہے۔ آٹھویں اور نویں صدی عیسوی میں تری مورتی کا بت، مصوری اور علامتی شناخت کے طور پر عبادت خانوں میں استعمال ہونے لگا۔ تاکہ مختلف ہندو فرقوں میں ہم آہنگی لائی جاسکے اور معاشرتی تفاوت کو ختم کیا جاسکے۔

ہندومت میں تری مورتی کے عقیدہ کو ایک عظیم کامیابی شمار کی جاتی ہے کہ یہ الٰہ بیک وقت خدائی کے تین اشکال میں ظاہر ہوتا ہے مگر اس کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ تینوں الٰہ اکھٹے

راضی ہوں اگر براہما راضی ہو اور باقی دو راضی نہ ہو تو کامیابی مکمل نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ تینوں کو ایک گردن میں رکھ کر تین مختلف سروں کے ساتھ ایک بت کی شکل میں ظاہر کر کے اس بت کی عبادت کی جاتی ہے تاکہ سب معبودین راضی ہو جائے[8]۔

عیسائیت اور ہندومت میں تثلیث کا تقابلی مطالعہ

عیسائیت کے عقیدۂ تثلیث کا یہ تصور دراصل ہندوؤں کے عقیدہ سے مأخوذ ہے کیونکہ وہ بھی ایک ہی معبود کے بارے میں اس بات کے قائل ہیں کہ وہ تین اجزاء سے مرکب ہے اور ان کے ہاں ان تین اجزاء سے مراد برہما وشنو اور شیوا ہے[9]۔

درحقیقت تثلیث تین اجزاء سے مرکب ایک الٰہ کا نام ہے جیسا کہ عیسائیوں کے عقیدے میں خالق تین اجزاء یعنی باپ، بیٹے اور روح القدس سے مرکب معبود کا نام ہے۔ یاد رہے یہ عقیدۂ تثلیث صرف عیسائیوں کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ بعض قدیم ادیان میں بھی ایک خاص قسم کا تثلیث پایا جاتا ہے جیسا کہ قدیم اہل مصر کے مذہب میں اپنے معبودوں کے بارے یہی عقیدہ تھا، جو گردشِ ایام سے ختم ہوا ہے۔

مگر اس کی نظیر تری مورتی کا عقیدہ اب بھی لاکھوں کروڑوں ہندوؤں کے درمیان متفقہ عقیدہ ہے کہ خالق "براہما" کی روپ میں انسانی جسم میں آئے، اور پھر وشنو اور شیوا کی صورت میں آکر اس کائنات کی تسلسل کو برقرار رکھنے انسانوں میں زندگی گزاری، اور ان کے بتوں میں موجودہ ایک جسم کے تین سر اس عقیدہ کی واضح علامت ہے[10]۔

عیسائیت کے عقیدہ تثلیث کے متعلق عیسائی مفکرین کی وضاحتوں کا تنقیدی مطالعہ

بعض عیسائی مفکرین نے اپنے عقیدے کی دفاع میں چند دلائل سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندومت اور عیسائیت کی تثلیث میں فرق ہے، اگرچہ یہ فرق زیرِ نظر تحقیق کے مطابق درست نہیں۔

پہلا فرق

ہندومت میں ہر تین معبودوں میں سے ایک معبود دوسرے کے فعل سے الگ اور جدا ہوتا ہے، یعنی برہما (نیکی کا خدا) کے تخلیق کے وقت وشنو (مدبر ذات) اس کام میں دخل اندازی نہیں کرتا، اسی طرح شیوا (برائی کا خدا) کا وجود ان پہلے دونوں کے وجود کو مانتا، بلکہ ان میں ہر ایک مستقل بالذات ہے، ہر ایک دوسرے کے وجود سے مستغنی ہے۔ لیکن یسوع مسیح، مریم اور خدا یکتا سے مرکب تینوں کا وجود ہر جگہ اور ہر زمانہ میں مستقر و ثابت ہے، جیسا کہ فرمایا:

> میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ ہے، جس نے مجھے دیکھا گویا اس نے میرے باپ کو دیکھا[11]۔

دوسری جگہ اس کے بارے میں فرمایا:

> "کوئی آسمان پر نہیں چڑھ سکتا، مگر صرف وہی چڑھ سکتا ہے، جو آسمان سے اترا ہو۔ اور میں اسی کا جزء ہوں[12]۔"

اللہ تعالیٰ کے بارے میں فرمایا:

> خدا کو کسی نے نہیں دیکھا، سوائے اس بیٹے کے، جو اپنے باپ خدا کے پرورش میں ہے، وہی سب سے بہتر ہے[13]۔

اور ایک دوسرے جگہ فرمایا:

> جہاں کہیں دو یا تین میرے نام کے بارے میں اکٹھے ہوتے ہیں، تو میں ان کے درمیان ہوتا ہوں[14]۔

فرمایا:

> میں تمہارے ساتھ سارے دن ہوتا ہوں، یہاں تک کہ زمانے کے اختتام تک بھی آپ کے ساتھ ہوں[15]۔

جواب

اس فرق میں دونوں دعوے حقیقت کے خلاف ہے، کیونکہ ہندومت میں تری مورتی سے مراد ایک ہی کام میں ازل سے اشتراک مراد ہے، یعنی کہ یہ تینوں معبود ازل سے ایک دوسرے

کے ساتھ مشترک ہیں، ایک دوسرے سے کسی زمانے میں جدا نہیں ہوتے[16]۔

دوسرا دعویٰ یہ ہے کہ عیسائیت میں باپ، مسیح اور روح القدس یا مریم تینوں سے مرکب خدا آپس میں ایک دوسرے سے جدا نہیں، بلکہ تینوں اپنے افعال میں یکتا ہے۔ مگر یہ دعویٰ تثلیث کی حقیقت کے بالکل برعکس ہیں، کیونکہ تثلیث میں ہر ایک رکن کو شخص یا اقنوم (Parson) کہا جاتا ہے، جو جزء سے نہیں بلکہ اس کی تعبیر اقنوم سے اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ یہ دراصل ہر ایک دوسرے سے جدا حقیقت والا فرد ہے۔

یہی وجہ ہے کہ محققین اسی بات کو ان الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں:

> باپ بیٹا اور روح القدس مل کر ایک خدائی وحدت تیار کرتے ہیں، جو اپنی ماہیت کے اعتبار سے ایک اور ناقابل تقسیم ہے اسی وجہ سے وہ تین خدا نہیں، بلکہ ایک خدا ہے، اگرچہ باپ نے بیٹے کو پیدا کیا، لہٰذا جو باپ ہے وہ بیٹا نہیں، اسی طرح بیٹا باپ سے پیدا ہوا ہے، اس لیے جو بیٹا ہے وہ باپ نہیں ہے اور روح القدس بھی نہ باپ ہے نہ بیٹا، بلکہ باپ اور بیٹے کی روح ہے، جو دونوں کے ساتھ مساوی اور تثلیثی وحدت میں ان کا حصہ دار ہے[17]۔

مذکورہ کلام سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس خدائی وحدت کا دوسرا رکن پہلے سے پیدا ہوا ہے، اگرچہ وہ صفت کلام ہے، مگر اس پیدائش سے قبل وہ اس سے جدا تھا اور باپ اس عمل تخلیق میں بیٹے کے بغیر فاعل تھا، جو کہ ہمارے دعوے کے لیے واضح دلیل ہے۔

دوسرا فرق

ہندی "تری مورتی" میں موجود تین خداؤں میں سے ہر ایک کی طبیعت دوسری سے جدا ہے، اور ایک کا عمل اپنے ساتھ اس طرح مختص ہے، جو دوسرے کے ساتھ نہیں ہے، بلکہ ایک کا عمل اپنی جگہ ایسا مستقل ہے، جو دوسرے کے فعل سے تعلق نہیں رکھتا۔ مثلاً برہما کے عملِ پیدائش میں اس کے ساتھ دوسرے دو یعنی وشنو اور شیوا شریک نہیں ہیں، بلکہ اس فعل میں وہ سب سے الگ ہے، مگر وہ دوسرے دونوں کے افعال سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ ایسے ہی وشنو کے فعلِ تدبیر کے ساتھ

دوسرے دونوں کا کوئی تعلق نہیں، اور نہ ہی وہ اس کا اپنے علاوہ دوسروں کے افعال سے کوئی واسطہ ہے، بلکہ اس کی حیثیت اپنے اس فعل میں دوسروں سے ایک جداگانہ نوعیت کی ہے۔

اسی طرح شیوا کی فعل ہلاکت اور تباہی سے کسی دوسرے کو کوئی ربط نہیں، اور اس فعل میں وہ بلاشریک غیر اس میں مستقل ہے، مگر اس کے برعکس اقانیم ثلاثہ سے مشترک خدا کی ہر فعل میں تینوں بیک وقت ایک ایسے اشتراک کے ساتھ سر گرمِ عمل ہے، کہ کسی دوسرے کو اس کے کسی فعل میں اس جدائی کا کوئی تعلق نہیں۔

مثلاً صفت تخلیق کے بارے میں بائبل میں فرمایا:

> آپ نے اپنے روح القدس کو بھیجا، تاکہ ہم زمین کے ظاہر کو پیدا کریں اور پھر اس میں تجدید کرتے رہے[18]۔

ایک دوسری جگہ میں فرمایا:

> کیا ایسا نہیں کہ داداسب کا ایک ہی ہے جو کہ ایک ہی معبود بر حق ہے، جس نے ہمیں پیدا فرمایا[19]۔
>
> فرمایا: وہی ذات ہے، جو خداوند کی شکل میں ہے اس وجہ سے وہی افعال اس میں بھی ہے، کیونکہ بیٹے نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمینوں میں سب کو پیدا کیا[20]۔
>
> فرمایا: ہر چیز اسی کے مرضی سے ہوتی ہے اس کی مرضی کے بغیر نہ تو پہلے کوئی کام ہوتا تھا اور نہ اب ہوتا ہے[21]۔

جواب

اس بارے میں مغربی مفکرین میں کوئی دو رائے نہیں کہ جس طرح عیسائی تثلیث میں تینوں خدا ایک دوسرے کے ساتھ مشترک ہیں، تو اسی طرح ہندی "تری مورتی" کے معبود بھی ایک دوسرے کے ساتھ ہر ایک فعل میں مشترک ہوتے ہیں، جیسا کہ احمد شلبی اور محمد بن طاہر نقل کرتے ہیں:

> کہ بیٹا باپ اور روح القدس کا کام کرتا ہے اور روح القدس باپ اور بیٹے کا کام کرتا ہے اور باپ، بیٹے اور روح القدس کا کام کرتا ہے[22]۔

اسی طرح Allen کے کتاب Indian Ancint And Modren سے نقل کیا ہے:

"ہندوؤں کے کتب مقدسہ میں ہے کہ ایک متقی بزرگ جس کا نام اتنیس تھا، اس نے سوچا کہ جب معبود ایک ہی ہے تو پھر تین خداؤں کے تصور کا کیا مفہوم؟ اس نے ان تینوں معبودین کے توسل سے یہ دعا کیا:

اے تین خداؤں! تم یہ جانتے ہو کہ میں ایک معبود برحق کا قائل ہوں اب آپ مجھے یہ خبر دیں کہ تم میں حقیقی الٰہ کون سا ہے، تاکہ میں اپنی نذر اور اپنی عبادت و نماز اسی ہی کے لیے کیا کروں، تو اس کے جواب میں تینوں خدا ایک ہی صورت میں ظاہر ہو کر کہنے لگے:

اے عابد دراصل ہمارے درمیان کوئی فرق نہیں اور یہ جو تم ہمیں تین دیکھ کر مشتبہ ہوتے ہو، تو یہ دراصل شبہ اور شکل و ناموس کا اختلاف ہے اور یہ تینوں اقانیم دراصل ایک ہی ذاتِ واحد سے عبارت ہے۔"

یہی رائے مسٹر ہلسی ستیفن کی ہے کہ ہندوؤں کا عقیدہ ایک ایسے معبود کا ہے جو تین حصوں سے مل کر بنا ہو، تو جب وہ صفت تخلیق کے بارے میں بات کرے تو وہ براہما کا نام لیتے ہیں اور جب وہ صفت ہلاکت کے بارے میں بات کرتے ہیں تو وہ شیوا کا نام لے کر اس سے پناہ لیتے ہیں اور جب وہ حفاظت و نگہبانی چاہتے ہیں تو وہ وشنو سے مانگتے ہیں۔اسی طرح یہ تینوں معبود ہر جگہ اپنی قدرت اور روح کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں، جیسا کہ Inman کے کتاب Ancient Pagan And Modern Christian Symbolism سے نقل کیا ہے:

"یہ تصویر جو بیک وقت مذکر و مؤنث ہے یہ براہما کی تصویر ہے اور ہندو اپنے اعتقاد میں اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ اس وقت براہما مخلوقات کی تخلیق کر رہا تھا۔"

ان مفکرین کے کلام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جیسے عیسائیت میں ہر تین معبود کائنات کے خدائی میں برابر کے شریک ہو کر ہر کام سرانجام دے سکتے ہیں ایسے ہی ہندومت میں ہر تین خدا ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہیں اور ایک دوسرے کا کام کر سکتے ہیں[23]۔

تیسرا فرق

تری مورتی میں بذاتہ ایک رکن کی حیثیت اتنی اونچی ہے، جو اس کے مقابلے میں

دوسرے کی نہیں جیسے کہ وشنو کو جو مقام حاصل ہے وہ مقام شیوا کو نہیں، مگر اس کے برعکس عقیدہٗ تثلیت میں ہر ایک کا تعلق دوسرے کے ساتھ ایسا ہے، جیسا کہ بدن کے مختلف اجزاء کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ہے، جیسا کہ فرمایا: میں (بیٹا) اور باپ دونوں ایک ہیں[24]۔

اور فرمایا:

> جو کچھ اختیارات اور فضائل باپ کے لیے ہیں وہی سب کچھ میرے لیے بھی ہے[25]۔
>
> فرمایا: باپ کی اجازت کے بغیر بیٹا کچھ بھی نہیں کر سکتا کسی کام کے کرنے سے قبل بیٹے کے لیے ضروری ہے کہ وہ باپ سے پیشگی اجازت لے، کیونکہ باپ بیٹے کو جو نہی حکم کرتا ہے، تو بیٹا وہی کام بجالاتا ہے[26]۔
>
> فرمایا: میں تمہیں جو بھی بات کرتا ہوں، تو وہ میں اپنی جانب سے نہیں کہتا، بلکہ باپ مجھے اس کے بارے کرنے کا کہتا ہے[27]۔
>
> فرمایا: میں تمہیں وہی بات سکھلاتا ہوں، جو میں اپنے باپ سے سنتا ہوں[28]۔

جواب

اس فرق کا جواب خود مقدس بائبل میں دیکھ لیا جائے، تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات خلاف حقیقت ہے۔ فرمایا:

> میں آپ سے یہ بات کہتا ہوں کہ بیٹا اپنی طرف سے کوئی کام اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک باپ کا امر اور اس کا ارادہ نہ ہو، کیونکہ کوئی بھی عمل جب باپ کرتا ہے، تو وہ بیٹا کرتا ہے[29]۔

اگر اس عبارت کا تجزیہ کیا جائے، تو معلوم ہوتا ہے کہ بیٹا اپنی طرف سے کوئی کام نہیں کر سکتا، تو یہ بات واضح ہوئی کہ وہ درجہ کے اعتبار سے "باپ" سے چھوٹا ہوگا اور "بیٹا" اور "باپ" کے الفاظ خود درجے کی بلندی اور پستی ظاہر ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کلام سے معلوم ہوا کہ جیسا تقدم و تاخر ہندی "تری مورتی" میں دیوتاؤں کا ہے ایسے ہی درجے میں تقدم و تاخر عیسائیت کے تثلیث میں بھی خداؤں کا ہے۔

چوتھا فرق

تری مورتی میں شر کا عمل دخل ہے، جیسا کہ شیوا کا کام ہلاکت ہے، جب کہ عقیدۂ تثلیث میں ذات مقدس انتہائی پاکی کے وصف کے ساتھ متصف ہے، جیسا کہ فرمایا: میں ہی تمہارا معبود اور پالنے والا ہوں، لہذا تم میرے حکم کے مطابق چل کر پاکی کے وصف کے ساتھ متصف ہو جاؤ، کیونکہ میں ہی قدوس ہوں[30]۔

> فرمایا: تم میرے اعمال کو اپناؤ تم مقدس بنو گے، کیونکہ میں مقدس ذات ہوں[31]۔
>
> فرمایا: رب کی طرح کوئی قدوس نہیں[32]۔
>
> فرمایا: اسی طرح رب نے خداوند یسوع مسیح کو بھی صفت قدوس کے ساتھ متصف کیا، جیسا کہ مالک نے کنواری مریم کو فرمایا: مقدس بیٹا جو تم سے پیدا ہوا ہے وہ خداوند کا بیٹا کہلائے گا[33]۔
>
> فرمایا: کتاب مقدس میں اس کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ ہے کہ "وہ بغیر کسی شر اور میل کے مقدس ہے، اس سے خطاء جدا کی گئی ہے، جب کہ وہ تمام آسمانوں سے اعلیٰ و برتر ہے[34]۔"
>
> فرمایا: وہ بیٹا مقدس ہے[35]۔ تیرا لڑکا قدوس ہے[36]۔
>
> تیرا بیٹا مقدس ہے جس کا نام یسوع ہے[37]۔ روح اللہ وہ روح القدس کا دعویٰ کرتا ہے، جو کہ مقدس ذات ہے[38]۔

جواب

تمام کائنات کے شر اور خیر کے عمل میں اس کی بقا کا راز مضمر ہے، کوئی بھی شر خالق کے ارادے کے بغیر نہیں ہوتا، اور ہر خیر اسی کے امر سے رونما ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ "باپ" خیر کا فعل بھی کرتا ہے اور شر کا بھی۔ تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا، کہ نیکی اور بدی اپنے پیدائش کے اعتبار سے خراب ہیں، بلکہ یہ دونوں فعل کے اعتبار سے ناجائز ہیں یعنی کہ خلق فعل ناجائز نہیں، بلکہ کسب فعل ناجائز ہے۔

لہٰذا ہندومت کے "تری مورتی" میں خیر و شر کا ہونا اس کے برائی اور عیسائیت کے تثلیث میں اس کا نہ ہونا اس کی اچھائی نہیں ہے، بلکہ اس کا ناجائز ہونا اس وجہ سے ہے، کہ یہ دونوں توحید کے منافی اور شرک کے داعی ہیں۔

پانچواں فرق

تری مورتی کو بتوں سے تعبیر کیا جاتا ہے، جب کہ عقیدۂ تثلیث میں بت پرستی سے منع کیا گیا ہے۔ فرمایا:

> میں ہی تمہارا رب ہوں، جس نے تمہیں مصر کی زمین سے عبادت کی زمین کی طرف نکالا، تمہارا اس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں، لہذا اپنے ہی ہاتھوں سے بت بنا کر ان کی عبادت مت کرو، کیونکہ اوپر کے آسمان میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے اور زمین کے نیچے پانی اور جو کچھ اس کے اندر ہے یہ سب کچھ بتوں کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوتے، بلکہ میں ہی ان کا رب اور الٰہ ہوں[39]۔

جواب

ہندومت کے اکثر کتب میں بت پرستی کی حرمت پر بہت سارے دلائل موجود ہیں، جن میں سے چند ایک یہاں ملاحظہ کریں:

> جن کی فہم مادی خواہشات نے سلب کر لی ہے، انہوں نے دیوتاؤں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں اور پھر اپنی مرضی کے مطابق پوجا پاٹ کے اصول بنا لیے ہیں۔

یجر وید میں ہے:

> وہ ذات کسی سے پیدا نہیں ہوا وہی عبادت کا مستحق ہے، وہ بے جسم ہے، اور جو قدرتی مظاہر کی پوجا کریں گے اندھیرے میں داخل ہوں گے[40]۔

لہٰذا ہندومت ہوں یا عیسائیت، دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ بت پرستی ممنوع ہے۔

خاتمہ

1. عیسائیت میں عقیدہ تثلیث دوسرے مذاہب سے مأخوذ ہے۔
2. تثلیث کے تین اجزاء ہیں باپ، بیٹا اور روح القدس۔

3. ہندومت میں بھی تثلیث کا تصور موجود ہے۔
4. عقیدہ تثلیث کے حوالے سے عیسائیت اور ہندومت کا یہ مقارنہ صرف لفظی نہیں، بلکہ یہ مماثلت حقیقت پر مبنی ہے۔
5. جس طرح ہندومت میں ہر تین معبودوں میں سے ایک معبود دوسرے کے فعل سے الگ اور جدا نہیں ہوتا اسی طرح عیسائیت میں بھی باپ، بیٹے اور روح القدس سے جدا نہیں ہوتا۔
6. ہندی تری مورتی میں ہر ایک کی طبیعت دوسرے سے جدا ہے کہ برہما تخلیق کرتا ہے اور وشنو اور شیوا حفاظت اور ہلاکت کرتے ہیں، اسی طرح عیسائیت میں تثلیث کے ہر تینوں معبود ایک دوسرے کے ساتھ خدائی کے کاموں میں مدد کرتے ہیں۔
7. جس طرح عیسائیت میں باپ کی اہمیت بیٹے کے مقابلے میں زیادہ ہے اور ان دونوں کی اہمیت روح کی بہ نسبت قوی ہے، اسی طرح ہندومت میں تری مورتی کے ایک جزء کی حیثیت دوسرے جزء کے مقابلے میں زیادہ ہے۔
8. تری مورتی کے ایک ہونے کی وجہ سے ایک جزء سے شر کا صدور در حقیقت تینوں ارکان سے شر کا نکلنا متصور ہوتا ہے، اسی طرح عیسائیت میں اب کا فعل خیر وشر در حقیقت بیٹے اور روح کا خیر و شر ہوتا ہے اور بیٹے و روح کا خیر وشر باپ کے ذات سے نکلنے والا فعل ہوتا ہے۔
9. ہندومت اور عیسائیت دونوں کی اصل روح تجسیم الٰہی اور بت پرستی کے منکر ہیں، مگر بعد کے آنے والے لوگوں نے اس میں یہ باتیں اپنی طرف سے داخل کر دی ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

1 محمد فرید وجدی، دائرۃ المعارف القرن العشرون، مادۃ: ثلث ۲ :۷۶۱ ،۷۶۵، دارالفکر بیروت، طبع وتاریخ نا معلوم

2 امام أبوزہرۃ، محاضرات فی مقارنات الأدیان الدیانات القدیمۃ ۱:۲۹، دارالفکر العربی بیروت، طبع وتاریخ نامعلوم

3*Muhammad Taqi Usman, What Is Christianity?P: 16-19, Idara Ishaat –E- Diniyat(P)Ltd.*

4 مولانا رحمت اللہ کیرانوی، مترجم، ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی، ازالۃ الاوہام ۱: ۴۵۰، مکتبۃ دارالعلوم کراچی، طبع وتاریخ نامعلوم

5 عبدالمجید امجد، ہندومت، باب: ہندوؤں میں تثلیث: ۲۶-۲۷، اسلامی مشن سنت نگر سید سنٹر وپرنٹر اردو بازار لاہور، طبع وتاریخ نامعلوم۔

6 Martin palme, World religions,Hinduism, Hindu god and goddesses, page:148, times books Harper collirs publishers, London, P: 77-85, 2004.

7 Britannica Encyclopedia Of World Religions, Hiduism, p:466. Jacob e. safra, chairman of the board Jorge aguilar cauz, president, Chicago, 2006

8 Majumdari, R.C."Evolution of Religion Philo Sophic Culture in India, in Radhakrishnan) Volume: 4, P:49, CHI, 1956

9 محمد فرید وجدی، دائرۃ المعارف القرآن العشرون، الرابع عشر، العشرین ۱۰: ۱۹۸، دارالفکر بیروت، مادہ نصر

10 دائرۃ المعارف، مادہ ثلث ۲: ۷۶۰

11 کتاب مقدس، یوحنا۱۴: ۹

12 کتاب مقدس، یوحنا۳: ۱۳

13 کتاب مقدس، یوحنا۱: ۱۸

14 کتاب مقدس، مت: ۱۸،۲۰

15 کتاب مقدس، مت۲۸: ۲۰

16 عمادالحسن فاروقی، دنیا کے بڑے مذاہب: ۳۷، مکتبۃ جامعہ نئی دہلی لمیٹڈ، طبع دسمبر ۱۹۸۶

17 مفتی محمد تقی عثمانی، عیسائیت کیا ہے؟: ۱۳، دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی نمبر۱، طبع وتاریخ نامعلوم

18 کتاب مقدس، یہودا،۱۶: ۱۷

19 کتاب مقدس، ملا۲: ۱۰

20 کتاب مقدس، کو۱: ۱۵،۱۶

21 کتاب مقدس، یو۳: ۱

22 محمد بن طاہر، العقائد الوثنیہ فی الدیانۃ النصرانیۃ: ۵۴، دارالصحوۃ للنشر قاہرۃ مصر، طبع وتاریخ نامعلوم

23 ڈاکٹر احمد شلبی، مقارنات الادیان، المسیحیۃ: ۱۳۵، مکتبۃ النھضۃ المصریۃ لاصحابہا حسن محمد واولادہ، ۹ شارع عدلی

باشاالقاہرۃ مصر، طبع وتاریخ نامعلوم

24 کتاب مقدس، یو۱۰: ۳۰

25 کتاب مقدس، یو۱۶: ۱۵

26 کتاب مقدس، یو۵: ۱۹

27 کتاب مقدس، یو۱۴: ۱۰

28 کتاب مقدس، یو۵: ۱۵

29 کتاب مقدس، یو۵: ۱۹

30 کتاب مقدس، لا۱۱: ۴۴

31 کتاب مقدس، لا۱۱: ۴۵

32 کتاب مقدس، صم۲: ۲

33 کتاب مقدس، یو۱: ۳۵

34 کتاب مقدس، ب۷: ۲۶

35 کتاب مقدس، اع۳: ۱۴

36 کتاب مقدس، اع۴: ۲۷

37 کتاب مقدس، ع۴: ۳۰

38 کتاب مقدس، رو۳: ۷

39 کتاب مقدس، خر۲: ۲۰-۱۵

40 ڈاکٹر ذاکر نائیک، مترجم امتیاز احمد، مذاہب عالم میں تصور خدا: ۱۰ -۱۵، دارالنوادر الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور، طبع ۲۰۰۶ء